QUARTERLY, PEER REVIEWED
al-amir
ISSN(P): 2790-931X ISSN(E): 2790-9328
E-Mail: editor.alamir@gmail.com

دارالامان لاہور میں خواتین کے حقوق کی صورتحال اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اصلاحی پہلو

The situation of women's rights in Darul Aman Lahore and the reformist aspects in the light of Islamic teaching

Dr. Shazia

Assistant Professor, Department of Islamic Studies,Government College Women University Faisalabad Email: shaziaadnan@gcwuf.edu.pk

Kashaf-ul-Duja

MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Government College Women University Faisalabad Email: ma0422334@gmail.com

This research study explores the situation of women's rights in Dar-ul-Aman Lahore, with a special focus on the challenges and opportunities faced by women residing in shelter homes. It highlights the social, legal, and psychological issues that affect women's empowerment and well-being in this context. Furthermore, the study analyzes these conditions in the light of Islamic teachings, emphasizing the guiding principles of dignity, protection, justice, and social welfare provided by Islam. By linking contemporary realities with religious values, the research suggests reformative measures aimed at improving the protection, rehabilitation, and empowerment of women in Dar-ul-Aman.

Keywords:
Women's rights, Dar-ul-Aman Lahore, Islamic teachings, social reform, protection, empowerment, rehabilitation, justice.

تمہید:

اُردو میں "دار" کا مطلب گھر اور "الامان" کا مطلب امن یا سلامتی والی جگہ "امن کا گھر" امن اور سلامتی کی جگہ۔ عربی میں دار الامان [دار + ال (الف غیر ملفوظ) + مان] عربی زبان سے ماخوذ اسم "دار" کے ساتھ "ال" بطور حرف تخصیص لگا کر عربی ہی سے مشتق اسم "امان" لگانے سے مرکب بنا۔ اُردو میں بطور اسم استعمال ہوتا ہے۔[1]

"معاہدے کی نہایت اہم دفعہ وہ ہے جس میں مدینے کو دارالامان کا مرتبہ دیا گیا ہے۔"[2]

دارالامان ایک ایسی جگہ ہے جہاں بے سہارا خواتین اور بچوں کو پناہ دی جاتی ہے۔ ان کے جان، مال کا تحفظ کیا جاتا ہے اور ان کو معاشرے کے ظلم و ستم سے محفوظ کر کے بہترین زندگی فراہم کرتا ہے۔

> "Housing specially designed to provide a safe environment for elderly or disabled people, often with some shared facilities and a caretaker."[3]

دار الامان کے لغوی معنی امن و سلامتی کی جگہ کے ہیں۔ اصطلاح کے اعتبار پر ایسی جگہ کا نام ہے جہاں پر امان پایا جا سکے یا امن و سکون سے رہ سکیں۔[4]

دارالامان لاہور کا تعارف

آغاز و ارتقاء:

دار الامان لاہور کی بنیاد ۲۰۰۶ء میں رکھی گئی۔ یہ ادارہ لاہور میں کئی سالوں سے اپنی خدمات سر انجام دے رہا ہے۔ یہ ادارہ "بند روڈ "لاہور میں واقع ہے۔ یہ ادارہ حکومتی مرکز تحفظِ نسواں کے لیے قائم کیا گیا ہے۔ خواتین جو مختلف گھریلو تشدد سے دوچار ہوتیں اور گھر سے باہر اُن کے لیے کوئی محفوظ پناہ گاہ نہ ہوتی تو وہ اپنی زندگی میں دُکھوں اور مصائب کو جھیلنے پر مجبور ہو جاتیں اور حالات کی تکلیفیں سہتی رہتیں۔ ایسی عورتوں کے لیے حکومتِ پنجاب نے اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ ہر ضلع کے اندر عورتوں کے لیے محفوظ پناہ گاہیں بنائی جائیں تاکہ پریشانیوں سے دوچار بے سہارا خواتین کو سہارا مل سکے۔ یہی نہیں بلکہ اس ادارے میں خواتین کے لیے سخت سکیورٹی کا بھی انتظام کیا گیا ہے اور ساتھ ہی تمام بنیادی ضروریاتِ زندگی کا بھی بندوبست کیا گیا ہے۔ جو خواتین اپنے حقوق سے محروم کر دی جائیں تو اُن کے لیے وکلاء بھی مہیا کیے جاتے ہیں تاکہ اُن کے مقدمے کی کاروائی کر کے انہیں انصاف دلوایا جا سکے۔

آہستہ آہستہ ضرورت کے پیشِ نظر سہولیات میں اضافہ ہوتا گیا اور خواتین کی زندگی کو معیاری اور پُروقار بنانے کے لیے ہر قسم کی جدید سہولیات فراہم کی گئیں ہیں۔ اس وقت یہ ادارہ جدید دور کی ہر سہولت سے بہرور ہے جہاں بنیادی ضروریاتِ زندگی کی ہر چیز خواتین کو مہیا کی جارہی ہے۔

تنظیمی ڈھانچہ:

کسی بھی ادارے کی فلاح و بہبود کے لیے اور پیدا ہونے والے مسائل کے حل کے لیے ایک تنظیمی ڈھانچے کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ جو انصاف کے تقاضوں کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ان مسائل کو حل کرے۔ کسی بھی ادارے کے لیے تشکیل دیئے جانے والی تنظیمی ڈھانچے کا اولین مقصد ہی اُس ادارے کے مفاد کے لیے کام کرنا، اس میں ہونے والی مثبت سرگرمیوں کو فروغ دینا اور اس کی ترقی کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دُور کرنا ہوتا ہے۔

اسی طرح فلاحی ادارے بھی نظم و نسق سے چلائے جاتے ہیں۔ دار الامان کو چلانے کے لیے بھی ایک مضبوط تنظیمی ڈھانچہ تشکیل دیا گیا ہے جو مخصوص اصول و ضوابط کے ذریعے اپنے فرائض سر انجام دینے کا پابند ہے۔

نگرانی(مانیٹرنگ)

مشاورتی کمیٹی :

(1) دار الامان اور اس کی فراہم کردہ خدمات کی باقاعدہ نگرانی کا کام ایک مشاورتی کمیٹی کے سپرد ہوتا ہے۔

(2) مشاورتی کمیٹی کے اجلاسوں میں تمام اراکین کو ووٹ دینے کا حق حاصل ہوتا ہے۔

(3) مشاورتی کمیٹی ہی میں سے ایک نگران کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے تاکہ وہ اس ادارے کی کارکردگی کو باقاعدگی سے چیک کرتی رہے۔

(4) چیئرپرسن اور سیکرٹری کے مشاورتی کمیٹی کا دورانیہ ۲ سال ہوتا ہے۔

انتخاب / اعلان:

دار الامان کی مشاورتی کمیٹی کا انتخاب ڈائریکٹر جنرل محکمہ سماجی بہبود حکومت پنجاب، ضلعی آفیسر، ای ڈی او، سوشل ویلفیئر کا ضلعی آفیسر اور اس ادارہ کی انچارج کی سفارش پر کرتا ہے۔

مشاورتی کمیٹیوں کا اعلان ڈائریکٹر جنرل محکمہ سماجی بہبود حکومتِ پنجاب کی طرف سے کیا جاتا ہے اور کوئی بھی شخص ایک وقت میں مختلف مشاورتی کمیٹی کے لیے منتخب نہیں کیا جاسکتا۔

مشاورتی کمیٹی کے افعال:

مشاورتی کمیٹی درج ذیل کام سرانجام دیتی ہے:

(1) اس کا کام دارالامان کی کارکردگی اور نگرانی میں مشورہ دینا ہوتا ہے۔

(2) انچارج اور عملے کی نگرانی کرنا، اور انہیں رہائشیوں کو مہیا کی جانے والی خدمات کو اور بہتر کرنے کا مشورہ دینا ہوتا ہے۔

(3) قومی دن منانے اور دار الامان میں ہونے والی دوسری تقاریب کے منعقد کروالے میں انچارج کی مدد کرنا۔

مشاورتی کمیٹی کے اختیارات :

(1) دارالامان کے اہم کام کی کارکردگی کے حوالے سے مشورے دینے اور توجہ دلانے کی مجاز ہوتی ہے۔

(2) کمیٹی کی اپنی کاوشوں سے اکٹھے ہونے والے فنڈز کے استعمال پر مکمل کنٹرول کی حق دار ہوتی ہے۔

(3) کمیٹی کے اراکین کی باہمی مشاورت سے رہائشی خواتین کے داخلے کی مجاز ہوتی ہے۔

(4) رہائشیوں کی صحت کی نگرانی کرتی ہے اور دار الامان میں صاف ستھرے ماحول کو یقینی بناتی ہے۔

(5) ریاستوں کی تعداد، سامان فہرست، آمدن اور اخراجات کے بارے میں سالانہ رپورٹ بنانے کو یقینی بناتی ہے۔

(6) رہائشیوں کے کیس سٹڈیز کو مکمل راز رکھتی ہے۔

(7) دوسری خدمات چاہے وہ قانونی ہوں، طبی یا مالی، ان کی فراہمی یقینی بناتی ہے۔

(8) کمیٹی کی رائے انچارج کی سالانہ رپورٹ میں شامل ہوتی ہے۔

مشاورتی کمیٹی کا دورانیہ:

(1) مشاورتی کمیٹی کے دورانیہ کی مدت ۲ سال ہوتی ہے۔

(2) جب تک نئی کمیٹی نہیں بنتی موجودہ کمیٹی اُس وقت تک کام کرتی رہتی ہے۔

چیئرپرسن کے اختیارات :

مشاورتی کمیٹی جو بھی کام کرتی ہے وہ چیئرپرسن کی اجازت سے کرتی ہے۔ مثلاً بینک اکاؤنٹ سے رقم نکلوانا اور کسی بھی قسم کے اخراجات کرنا اس کے لیے چیئرپرسن کی اجازت لازمی ہوتی ہے۔ چیئرپرسن کی غیر موجودگی میں اس کے تمام فرائض اور اختیارات کے استعمال کے لیے وائس چیئرپرسن ذمہ دار ہوتا ہے۔

دارالامان کا عملہ:

(1) دارالامان کا انچارج

(2) وارڈن

(3) ماہرِ نفسیات / سائیکالوجسٹ

(4) قانونی مشیر

(5) ڈاکٹر

(6) سپروائزر

(7) سکیورٹی گارڈ

(8) نائب قاصد

(9) خاکروب

(10) ڈرائیور

تنظیمی ڈھانچہ اور ملازمتوں کی نوعیت:

رہائشیوں کو معیاری خدمات کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے دارالامان میں درج ذیل تنظیمی ڈھانچہ اور عملے کے ہر رکن کی ملازمت کی نوعیت کو شامل کیا گیا ہے۔

انچارج :

انچارج ایک عورت ہوتی ہے اور وہ عملے اور رہائشیوں کے انتظام، نگرانی اور اخلاقیات کی مجموعی طور پر ذمہ دار ہوتی ہے۔

انچارج کے امور:

(1) دارالامان کے عملے اور رہائشیوں کا انتظام اور اُن کی نگرانی کرنا۔

(2) دارالامان کے عملے کے اراکین، دوسرے عوامی اداروں، مشیر اور رضاکاروں کے ساتھ باہمی رابطہ رکھنا۔

(3) عملے اور رہائشیوں کی طرف سے دارالامان کے قواعد وضوابط کو یقینی بنانا۔

(4) مادی اور مالی پہلوؤں کے بارے میں ہیڈ آفس کو مجوزہ فارم پر ماہانہ رپورٹ کرنا۔

(5) رہائشیوں کی کیس ہسٹری / فائلوں کی راز داری کو یقینی بنانا اور ان کی معلومات رکھنا۔

(6) رہائشیوں کو دی جانے والی سہولتوں کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات کرنے کے لیے مشاورتی کمیٹی سے مشورہ کرنا۔

(7) ڈائریکٹر محکمہ سماجی بہبود کے مزاجی افسر کو رہائشی خواتین اور دار الامان میں ہونے والی سرگرمیوں کے بارے میں ماہانہ رپورٹ سے جمع کروانا، رپورٹ میں رہائشیوں کے مکمل نام کے ساتھ ان کے داخلے اور دارالامان سے جاتے وقت تک کی تاریخ اور وقت بھی ضرور لکھا ہونا چاہیے۔ اور رپورٹ دیتے وقت دار الامان میں رہائشیوں کی تعداد بھی لکھی ہونی چاہیے۔

وارڈن:

وارڈن دار الامان کی مکمل وقت کی ملازمہ ہوتی ہے۔ یہ ۲۴ گھنٹے اس ادارے میں نگران کے طور پر کام کرتی ہے اور درج ذیل امور سرانجام دیتی ہیں:

(1) رہائشیوں کی فائلوں بشمول ان کی صحت، قانونی اور ذاتی ریکارڈ کو محفوظ کرنا اور ان پر تازہ ترین معلومات رکھنا۔

(2) ہر رہائشی کی فائل میں ہفتہ وار پیش رفت کا ریکارڈ

(3) رہائشیوں سے دار الامان کے ضابطوں کی پابندی کروانا اور نگرانی کرنا۔

(4) دار الامان کے امدادی عملے کی نگرانی کرنا اور ان سے کام لینا۔

(5) ذاتی استعمال کی اشیاء کے سٹاک کی تقسیم اور دیکھ بھال کرنا۔

(6) رہائشیوں کی ضروریات کی نشاندہی کرنا اور انہیں پورا کرنے کے لیے مناسب انتظامات کرنا۔

(7) روزمرہ کی سرگرمیوں کے اوقات کا نفاذ اور اس کی نگرانی کرنا اور دوسرے عملے کے ساتھ چاہے وہ مستقل ہو یا عارضی، رابطہ رکھنا تاکہ رہائشیوں کے لیے ملاقات کا وقت اور جگہ کا تعین کرنا اور خدمات مہیا کرنا۔

(8) رہائشیوں کے مفاد میں دار الامان کی بہتر کارکردگی کے لیے انچارج کی جانب سے لگائی جانے والی دوسری ذمہ داریوں کو پورا کرنا بھی وارڈن کی ذمہ داری ہے۔

دار الامان سوشل ویلفئیر اور بیت المال لاہور میں وارڈن ۲۰۱۵ء میں گیارہویں (11) گریڈ پر منتخب کی گئی اور اب تک یہی وارڈن ہے۔

ماہر نفسیات / سائیکالوجسٹ:

دار الامان سوشل ویلفئیر اور بیت المال لاہور میں ماہر نفسیات ۲۰۱۶ء میں ۱۷ گریڈ پر منتخب کی گئی اور اب تک یہی ماہرِ نفسیات موجود ہے۔

(1) یہ گریڈ 17 کی ڈاکٹر سائیکالوجسٹ ہوتی ہے جو رہائشیوں کے ساتھ ہفتہ میں کم از کم دو بار یا جب بھی ضرورت ہو مشاورتی پروگرام رکھتی ہے۔

(2) خواتین رہائشیوں کی نفسیاتی تھراپی کی ضروریات کا مسلسل جائزہ لیتی ہے اور تجزیہ کرتی ہے۔

(3) رہائشیوں کو انفرادی نفسیاتی مشورے دینا اور اس حوالے سے ملاقات کا وقت اور جگہ کا تعین کرنے کے لیے انچارج کے ساتھ رابطہ رکھتی ہے۔

(4) دارالامان کے عملے کو جب بھی ضرورت محسوس ہو وہ انفرادی یا اجتماعی طور پر معلومات فراہم کرتی ہے۔

(5) نفسیاتی علاج کی ضرورت مند ہر رہائشی کی حالت کے بارے میں نفسیاتی پروفائل لکھنا اور محفوظ کرنا اس کی ذمہ داری ہے۔

(6) اس تحریری خاکے کو ہفتہ وار بنیادوں پر دارالامان کی انچارج اور وارڈن کے علم میں لاتی ہے۔

(7) ڈائریکٹر محکمہ سماجی بہبود کے مزاجی افسر کو اور دارالامان کی انچارج کو ماہانہ رپورٹ پیش کرتی ہے۔

قانونی مشیر:

قانونی مشیر، رہائشیوں کی عدالت میں نمائندگی کرنے والی قانونی ٹیم کے سربراہ کے طور پر کام کرتا ہے۔ قانونی مشیر کی مندرجہ ذیل ذمہ داریاں ہوتی ہے:

(1) ہفتہ میں ۲ مرتبہ رہائشیوں کے ساتھ قانونی آگاہی کے سیشنز رکھنا۔

(2) وارڈن کے ساتھ رابطہ رکھنا تاکہ ان رہائشیوں کے ساتھ ملاقات کا وقت اور جگہ طے کی جاسکے جو قانونی افسر کے ساتھ ذاتی طور پر ملنے اور اپنے مقدمے میں پیش رفت پر گفتگو کی خواہش مند ہوں۔

(3) کسی رہائشی کے مقدمے پر کام کرتے ہوئے متعلقہ رہائشی سے ہدایات لینا اور رازداری کو قائم رکھتے ہوئے ان ہدایات کو وکلاء کے پینل کے علم میں لانا۔

(4) رہائشی کو کسی قانونی ایکشن کے ممکنہ نتائج کے بارے میں آگاہ کرنا تاکہ وہ باخبر فیصلے لے سکے۔

(5) مقدمے کی درخواست اور دوسرے متعلقہ کاغذات پر اس رہائشی کے دستخط کروانا اور انگوٹھے کا نشان لگوانا جس کی طرف سے عدالت میں مقدمہ دائر کیا جارہا ہو۔ اور یہ دستخط یا انگوٹھے کے نشان دارالامان کی انچارج یا وارڈن کی موجودگی میں لگوایا جاتا ہے۔

(6) اگر ضرورت پیش آئے تو رہائشی کو ساتھ لے جاکر عدالتی کاروائی کروائی جاتی ہے۔

(7) پینل پر موجود تمام وکلاء کا ریکارڈ رکھتا ہے۔

(8) مقدمے کی ایک نقل متعلقہ رہائشی اور ایک نقل دارالامان کی انچارج یا وارڈن کو دی جاتی ہے۔

ڈاکٹر:

دارالامان سوشل ویلفیئر اور بیت المال لاہور میں ۲۰۱۶ء میں 17 گریڈ پر ڈاکٹر منتخب کی ہے اور اب تک یہی ڈاکٹر موجود ہے۔ دارالامان میں لیڈی ڈاکٹر ہوتی ہے اور اس کی یہ ڈیوٹی لگائی جاتی ہے کہ خواتین کو طبی سہولیات فراہم کریں۔ لیڈی ڈاکٹر خواتین کا مکمل چیک اپ کر کے تمام صورتحال سے انچارج کو آگاہ کرتی رہتی ہے۔ اس کے علاوہ خواتین اور بچوں کے لیے نزلہ، زکام، کھانسی، بخار جیسی عام بیماریوں کی ادویات وارڈن کے زیر نگرانی موجود رہتی ہیں جو کہ وقت پڑنے پر مہیا کی جاتی ہے۔

سپروائزر:

دار الامان میں سپروائزر، تنظیمی ڈھانچے میں سر فہرست آتا ہے۔ سپروائزر کا کام ملازمین کے کام اور کارکردگی کو دیکھنا ہے اور جو کام ملازمین کو تفویض کیے جاتے ہیں ان کاموں کو انجام دینے کے لیے وقت کی پابندی کرواتا ہے۔ سپروائزر پر ہر ایک ملازم کے کام اور کارکردگی کی نگرانی کرنے کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ یہ نہ صرف نگرانی کرتا ہے بلکہ کام کا تجزیہ بھی کرتا ہے۔ سپروائزر عملے کی کارکردگی کے لیے انچارج کے سامنے جوابدہ ہوتا ہے۔ دار الامان میں سپروائزر گیارہویں(11) گریڈ پر ہوتا ہے اور لاہور کے دار الامان سوشل ویلفیئر و بیت المال میں ۲۰۱۵ء میں سپروائزر منتخب ہوا اور اب تک وہی سپروائزر رہے۔

سکیورٹی گارڈ:

دارالامان کی سکیورٹی بہت سخت ہوتی ہے۔ یہاں گارڈ کے ساتھ ساتھ تین پولیس والے بھی موجود ہوتے ہیں۔ یہ دار الامان میں چوبیس(24) گھنٹے کی ڈیوٹی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈی سی آفس کی طرف سے بھی ایک گارڈ وہاں موجود ہوتا ہے۔ یہ سب انتظام خواتین اور بچوں کی حفاظت کے لیے کئے گئے ہیں۔

نائب قاصد:

دارالامان میں نائب قاصد رپورٹنگ افسران کی خدمت اور اس کے ساتھ ساتھ سرکاری ڈاک یا پھر عدالتی نوٹس اور لیگل نوٹس(جو خواتین کے لیے بھیجے جاتے ہیں یا پھر عدالت کی طرف سے بھجوائے جاتے ہیں) اور سرکاری ڈاک تقسیم کرنے کے فرائض سرانجام دیتا ہے۔

خاکروب:

دارالامان میں خاکروب موجود ہوتے ہیں جو دار الامان میں صفائی کا خیال رکھتے ہیں۔ صفائی صحت کے لیے بہت ضروری ہے۔ اس لیے دارالامان میں پھیلنے والے کوڑا کرکٹ اور گندگی کو ساتھ ساتھ ہی صاف کرتے رہتے ہیں تاکہ صفائی کا نظام ٹھیک رہے۔

ڈرائیور:

ڈرائیور کا کام دار الامان میں مختص گاڑیاں چلانا ہے جو کہ سرکاری طور پر دارالامان میں ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ بھی ڈرائیور سے بہت کام لیے جاتے ہیں، باہر سے کچھ منگوانا یا بھیجنا ہو اور دار الامان کے اندر بھی بہت سے مختلف کام سرانجام دیے جاتے ہیں۔

نیز یہ کہ دارالامان میں ہر ملازم اپنی اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے اور ہر کام کو باقاعدگی سے کیا جاتا ہے۔

دارالامان لاہور میں خواتین کی صوتحال اور اسلامی اصول

تعلیم اور معاشی بااختیار بنانا

دار الامان میں آنے والی خواتین اور اُن کے بچوں کی بنیادی ضروریات میں تعلیم بھی شامل ہے جو کہ یہاں پناہ لینے والوں کو دی جاتی ہے۔ زیادہ عرصہ نہ ٹھہرنے کی وجہ سے کوئی خاص استاد وغیرہ تو موجود نہیں ہوتا لیکن یہاں پناہ لینے والی خواتین میں سے

پڑھی لکھی عورت یا لڑکی کے ذمہ یہ کام لگایا جاتا ہے کہ وہ خواتین کو علم سکھائے۔ جس میں قرآن کی تعلیم اور اسلام کی باتوں سے روشناس کروانا شامل ہے۔ اس کے علاوہ جو خواتین پڑھنا یا لکھنا سیکھنا چاہتی ہوں ان کو پڑھنا اور لکھنا بھی سکھایا جاتا ہے۔ ان خواتین کے ساتھ جو بچے بھی آتے ہیں، ان بچوں کے لیے ایک الگ کمرہ جماعت بنایا گیا ہے۔ جہاں بچوں کو قرآن پاک اور سکول دونوں کی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ بچوں کی پڑھائی کا نقصان نہ ہو۔ کیونکہ بچے ملک و قوم کے لیے روشن مستقبل ہوتے ہیں۔

خواتین معاشرتی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اس لیے اُن کو بنیادی علم حاصل ہونا ضروری ہے۔ اسلامی تعلیمات کا آغاز ہی اقراء سے ہوتا ہے جس سے تعلیم کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ علم کو شرفِ انسانیت اور شناختِ خداوندی کی بنیاد ٹھہرایا گیا ہے۔

" اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ o خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ o اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ o الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ "[5]

(پڑھیے! اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا فرمایا۔ پیدا کیا انسان کو جمے ہوئے خون سے۔ پڑھیے اور آپ کا رب بہت کریم ہے۔ جس نے قلم کے ساتھ علم سکھایا۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔)

نبی کریم نے عورتوں کی تعلیم و تربیت کو بھی مردوں کے جتنا ہی لازمی اور اہم قرار دیا ہے۔ ایک اسلامی ریاست میں یہ کسی صورت بھی مناسب نہیں کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کو بیٹے سے کم تر سمجھے اور اس کی تعلیم و تربیت کو نظر انداز کر دے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"الرجل تكون له الامة فيعلمها فيحسن تعليمها و يود بها فيحسن ادبها ثم يعتقها فيتر، وجها فله اجران "[6]

(اگر کسی شخص کے پاس لونڈی ہو پھر وہ اسے تعلیم دے اور اچھی تعلیم دے اور اسے مجلس کے آداب سکھائے اور اچھے آداب سکھائے، پھر آزاد کر دے اور اس سے نکاح کرے تو اُس شخص کے لیے دوہرا اجر ہے۔)

یعنی کے ایک تو اس شخص کو اس لیے اجر ملے گا کہ اُس نے اچھی تعلیم اور اچھے آداب سکھائے اور دوسرا اجر اس بات کا کہ اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کیا۔ اس طرح وہ شخص دوہرے اجر و ثواب اور بلند درجات کا مستحق بن گیا۔

اس حدیث سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اسلام لونڈی کو تعلیم دلوانے کا اس قدر درجہ اور مرتبہ عطا کرتا ہے تو پھر آزاد لڑکی اور اپنی بیٹیوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنا کس حد تک اہمیت کا حامل ہو سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے علم حاصل کرنا صرف مرد کے لیے لازمی قرار نہیں دیا بلکہ عورت کے لیے بھی اتنا ہی لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

"طلب العلم فريضة على كل مسلم "[7]

(علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔)

خواتین کو معاشی بااختیار بنانا:

دار الامان نہ صرف خواتین کو تشدد سے بچنے کے لیے پناہ فراہم کرتا ہے بلکہ یہاں آکر خواتین اپنی زندگیوں کی تعمیرِ نو بھی کرتی ہیں۔ گھریلو زیادتی کا سامنا کرنے والی خواتین کے لیے دار الامان امید کی کرن ہے۔ یہ ادارہ ان خواتین کو اپنی زندگی کو

دوبارہ بحال کرنے کی پیش کش کرتا ہے۔ خواتین یہاں اپنے بچوں کے ساتھ چوبیس گھنٹے رہتی ہیں۔ یہاں ان کو رہائش کے ساتھ ساتھ طبی امداد اور سکیورٹی بھی فراہم کی جاتی ہے۔

اس ادارے میں خواتین انڈور اور آؤٹ ڈور گیمز کے ساتھ ساتھ ماہر نفسیات اور سماجی کارکنوں کے ساتھ مل کر سیشن بھی کر سکتی ہیں۔ فلاح و بہبود کے علاوہ ان خواتین کو معاشرے میں دوبارہ اُٹھنے کے قابل بنانے کے لیے بہت سی فنی مہارتیں بھی سکھائی جاتی ہیں جیسا کہ سلائی کڑھائی، باورچی، بیوٹیشن کی تربیت اور خواندگی کے کورسز وغیرہ کرواتے جاتے ہیں۔ یہ تمام کورسز کر کے خواتین اپنا روزگار چلا سکتی ہیں اور اگر تو عورت پڑھی لکھی ہے تو وہ گھر میں بیوٹیشن اور کسی پرائیویٹ سکول میں پڑھا کر بھی اپنا روزگار چلا سکتی ہے۔

یہ سب کورسز نہ صرف ان کو سکھائے جاتے ہیں بلکہ خواتین میں باہمی مقابلے بھی کروائے جاتے ہیں اور جیتنے والی خواتین کو انعامات بھی دیے جاتے ہیں۔ ان سب کورسز کو سکھانے کا مقصد خواتین کو اپنے بل بوتے پر جینے کے قابل بناتا ہے تاکہ وہ دار الامان سے جانے کے بعد اپنے اور اپنے بچوں کے لیے بہتر مستقبل بنا سکیں اور ان کو معاشرے میں کسی اور کے سامنے ہاتھ پھیلانے نہ پڑیں اور نہ محتاجی کی زندگی گزارنی پڑے۔ اکثر خواتین جب دارالامان چھوڑ کر جاتی ہیں تو وہ پہلے سے بہت زیادہ تربیت یافتہ ہو کر جاتی ہیں۔ وہ اس قابل ہوتی ہیں کہ اپنے ہاتھوں سے اپنے لیے رزق حلال کما کر کھا سکیں اور دنیا کے بدترین حالات سے لڑ سکیں۔

صحت اور تندرستی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت زیادہ نعمتوں سے نوازا ہے۔ اگر ہم ان نعمتوں کا شمار کرنے لگے تو یقیناً نہیں کر سکیں گے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَإِنْ تَعُدُّواْ نِعْمَةَ اللهِ لاَ تُحْصُوْهَا "[8]

(اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو شمار نہ کر سکو گے۔)

اللہ کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک نعمت صحت اور تندرستی بھی ہے اور صحت کا خیال رکھنا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ ایک جگہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"نعمتان مغیون فیہما کثیر من الناس : الصحة و الفراغ "[9]

(دو نعمتیں ایسی ہیں جن سے لوگ اکثر دھوکا کھا جاتے ہیں، صحت اور فراغت۔)

عام طور پر ایک صحت مند انسان ہر کام وقت پر کرے گا اور ساتھ ساتھ لوگوں کے حقوق بھی مکمل طور پر ادا کرے گا۔ اس کے برعکس اگر ایک بیمار شخص ہو گا تو وہ سست ہو جائے گا جس کی وجہ سے کسی بھی کام کو سرانجام دینے کی ہمت نہ ہو گی۔ اور بیمار ہونے کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو کھانے سے محروم ہو جاتا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی عبادت احسن انداز میں کر سکتا ہے۔ اس لیے صحت مند انسان کے لیے ضروری ہے کہ وہ مکمل طور پر صحت یاب ہے تو اُسے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ صحت مند رہنے کے لیے کچھ احتیاطی تدابیر درج ذیل ہیں۔

سب سے پہلے انسان کو اپنی خوراک کا خیال رکھنا چاہیے۔ گھر کی بنی ہوئی چیزیں کھانی چاہیے کیونکہ وہ صاف ستھری ہوتی ہیں۔ باہر کے کھانوں سے اجتناب کریں۔ روزانہ ورزش کریں۔ ورزش کرنے سے انسان چست رہتا ہے۔ پانی کا استعمال زیادہ سے

زیادہ کرنا چاہیے اور سب سے اہم نیند پوری کرنی چاہیے۔ کم از کم رات کو آٹھ گھنٹے کی نیند پوری کریں۔ جب انسان کی نیند پوری ہوتی ہے تو وہ صبح ترو تازہ ہو کر اٹھتا ہے اور سارا دن چست اور توانا رہتا ہے۔

دارالامان میں صحت اور تندرستی کی موجودہ صورتحال:

دار الامان کا عملہ قریبی سرکاری ہسپتال یا پرائیویٹ کلینک کے رضاکار ڈاکٹروں (ترجیحاً خواتین) بشمول ماہر زچہ و بچہ کے ساتھ باقاعدہ رابطہ استوار رکھتا ہے۔ رہائشیوں کی طبی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے دار الامان کی انچارج کسی خاتون ڈاکٹر کے باقاعدہ دوروں کا انتظام کرتی ہے اور اس کے ساتھ رابطے میں رہتی ہے۔ دارالامان میں داخلے کے وقت ہر رہائشی کا طبی معائنہ کیا جاتا ہے اور یہ ریکارڈ سنبھال کر رکھا جاتا ہے جسے رہائشی کو دارالامان سے جاتے وقت اُس کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر اور انچارج قانونی طبی معائنوں کو صیغہ راز میں رکھنے کی ذمہ دار ہوتی ہیں۔ یہ معائنہ پردے میں سرانجام دیا جاتا ہے۔ دارالامان میں ایک ڈاکٹر موجود رہتی ہے جو بروقت ضرورت پڑنے پر ادویات فراہم کرتی ہے۔ دارالامان کے دورے کے وقت بنیادی ضروری ادویات پر مشتمل ایک دواخانہ دار الامان کا دورہ کرنے والی ڈاکٹر کی سپردگی میں ہوتا ہے۔

دارالامان کی انچارج قریبی سرکاری ہسپتال کے ساتھ رابطے میں رہتی ہے تاکہ رہائشیوں کو کسی ایمرجنسی کی صورت میں بھیجوایا جاسکے۔ دارالامان کی انچارج وزارت صحت کے تعاون سے حفاظتی ٹیکے کی مہموں کا انتظام کرتی ہے۔ کسی رہائشی کے حاملہ ہونے کی صورت میں دارالامان کی انچارج کسی اچھے سرکاری یا غیر سرکاری ہسپتال سے میں زچگی سے پہلے اور زچگی کے بعد دیکھ بھال کا انتظام یقینی بناتی ہے۔ بچے کی پیدائش کی صورت میں دارالامان کی انچارج ادارے کے قریب واقع کسی سرکاری یا غیر سرکاری ہسپتال میں بچے کی پیدائش کے مناسب انتظامات کا بندوبست کرتی ہے۔ اگر کوئی بچہ اس کی ماں کے دارالامان میں قیام کے دوران پیدا ہوتا ہے تو پیدائشی سرٹیفکیٹ میں اس حقیقت کا ذکر نہیں کیا جاتا۔

تشدد اور استحصال سے تحفظ

گھر اور خاندان میں ہونے والے تشدد سے مراد کسی قسم کا قریبی تعلق یا کسی دوسری قسم کا خاندانی تعلق میں بدسلوکی کا ایک سلسلہ جہاں ایک فرد کا دوسرے فرد پر اختیار حاصل کر لیتا ہے اور اس فرد کو خوف میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اسے گھریلو تشدد (ڈومیسٹک وائلنس)، خاندان میں تشدد (فیملی وائلنس) یا قریبی ساتھی کی طرف سے تشدد (انیٹمنٹ پارٹنر وائلنس) کا نام بھی دیا جاتا ہے۔[10]

زیادہ تر تشدد عورت کے ساتھ اُس کے سسرال میں ہوتا ہے یا پھر سوتیلی اولاد کے ساتھ۔ ہمارے معاشرے میں اکثر واقعے ایسے دیکھنے کو ملتے ہیں کہ شوہر نے بیوی کا گلا دبا کر مار دیا، مارنا پیٹنا وغیرہ۔ تشدد کے ساتھ ساتھ ہمارے معاشرے میں استحصال بھی بہت زیادہ پھیل گیا ہے۔ بھائی بھائی کا ناجائز حق کھالیتا ہے۔ اکثر عورتوں کی مجبوریوں کا فائدہ اُٹھا کر ان کا غلط استعمال کیا جاتا ہے۔ ہمارا اسلام تو عورتوں کے ساتھ کسی بھی قسم کا ظلم کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر عورت شوہر کی اطاعت نہیں کرتی تو مرد کو چاہیئے کہ وہ عورت کو سمجھائے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

" اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَبِمَا أَنْفَقُوْا مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ وَاللاَّتِيْ تَخَافُوْنَ

نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلاَ تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلاً إِنَّ اللهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا "[11]

(مرد عورتوں پر نگہبان ہیں، اسی وجہ سے کہ اللہ نے ان کو ایک دوسرے پر فضیلت دی اور اس وجہ سے کہ مرد عورتوں پر اپنا مال خرچ کرتے ہیں۔ تو نیک عورتیں (شوہروں کی) اطاعت کرنے والی (اور) ان کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت و توفیق سے حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور (نہ سمجھنے کی صورت میں) ان سے اپنے بستر الگ کر لو اور (پھر نہ سمجھنے پر) انہیں مارو پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کر لیں تو (اب) ان پر (زیادتی کرنے کا) راستہ تلاش نہ کرو، بے شک اللہ بہت بلند، بہت بڑا ہے۔)

اسی لیے عورتیں اپنے تحفظ اور عزت بچانے کی خاطر دار الامان کا رُخ کرتی ہیں۔ خواتین کا معاشی استحصال، ناخواندگی، گھریلو تشدد، اعصابی تشدد، وراثت میں حصہ نہ دینا، کم عمری میں اور زبردستی کی شادیاں، معاشی زیادتی، نفسیاتی زیادتی اور ذہنی دباؤ وغیرہ۔ یہ سب خواتین کے لیے پریشان کن مسائل ہیں جن کی وجہ سے ہمارے معاشرے کی نہ صرف خواتین کی کثیر تعداد بلکہ ساتھ ہی ساتھ ان کے بچے جو کہ آنے والے روشن مستقبل کی امید ہوتے ہیں۔ ان مسائل کے زیرِ اثر احساسِ کمتری کا شکار ہو کر معاشرے میں بگاڑ کا موجب بنتے ہیں۔ دارالامان میں ان مسائل میں گھری ہوئی خواتین اور بچوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اُن کی اچھی تربیت بھی کی جاتی ہے۔ انہیں وہ سب حقوق دیے جاتے ہیں جن سے وہ محروم رہے ہوں۔

اسلام اپنے ماننے والوں کی ہر طرح سے خیر خواہی کرتا ہے۔ پاکستان بھی ایک اسلامی ریاست ہے۔ یہاں پر ایک کے حقوق کو اسلام کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے پورا کیا جاتا ہے۔ خواتین کسی بھی لحاظ سے غیر محفوظ نہ رہیں، اس لیے دارالامان قائم کیے گئے ہیں۔ جس کا مقصد انسانیت کی خدمت کرنا اور انہیں ان کے جائز حقوق دلوانا ہے اور ساتھ ہی ساتھ مسلم معاشرے کی اصلاح کرنا ہے۔ تاکہ اسلام کا عملی نمونہ بن سکے اور معاشرے میں استحکام پیدا ہو۔ اس لیے ہر ضلع میں دارالامان کا ہونا کسی نعمت سے کم نہیں۔

انصاف اور قانونی امداد تک رسائی

انصاف کی فراہمی:

دار الامان مظلوم، بے سہارا اور یتیم خواتین اور بچیوں کی پناہ گاہ ہے۔ یہاں ظلم و ستم کی شکار خواتین انصاف حاصل کرنے کے لیے پناہ لیتی ہیں۔ خواتین اپنے گھروں سے بے گھر ہونے کی داستان سنا کر اپنا حق اور انصاف کی اپیل کرتی ہیں اور ان کو وکیل اور لیگل ایڈوائزر مہیا کیے جاتے ہیں تاکہ وہ اُن کے کیس کی کارروائی کر سکیں اور اُن کو وہ تمام حقوق دلائیں جائیں جن کا حقدار قانون اور اسلام نے انہیں بنایا ہے۔ انہیں دار الامان میں رکھا جاتا ہے اور ساتھ ساتھ اُن کے کیس کی کارروائی جاری رکھی جاتی ہے۔ تاکہ ظلم و ستم کرنے والوں کو سزا تک پہنچایا جا سکے جس کے وہ حقدار ہیں۔ اور ان خواتین کو وکیل حکومت کی طرف سے مہیا ہوتے ہیں اور انصاف کی فراہمی اور مجرم کو سزاوار ٹھہرانے اور جرم کے سدباب کے لیے بھی یہ ادارہ کام کرتا ہے۔ اور اسلامی ملک کے حکومتی ادارے ہونے کے ناطے یہ انصاف کے تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہیں کیونکہ معاشرے کا استحکام اسی سے ممکن ہے جب معاشرے میں عدل و انصاف قائم ہو سکے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

" إِنَّ اللّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤدُّواْ الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُواْ بِالْعَدْلِ إِنَّ اللّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ إِنَّ اللّهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا "[12]

(بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حق داروں تک پہنچا دو، اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ بے شک اللہ تم کو اچھی بات کی نصیحت کرتا ہے۔ بے شک اللہ ہر بات کو سنتا اور ہر چیز کو دیکھتا ہے۔)

اور یہی نہیں کہ اسلام صرف عدل قائم کرنے کا حکم دیتا ہے بلکہ ظلم کا ساتھ دینے سے بھی منع کرتا ہے اور انسان کی اخروی زندگی کی نجات بھی اسی میں ہے کہ وہ ظلم کے خلاف رہے نا کہ ظالم کا ساتھی بن جائے اور قرآن واضح الفاظ میں اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ ظلم کرنے کا ساتھ دو گے تو تم بھی ظالم کے ساتھ جہنم کی آگ کا ایندھن بنا دیئے جاؤ گے۔ اس لیے قرآن نے فرمایا:

" وَلاَ تَرْكَنُواْ إِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّنْ دُوْنِ اللّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لاَ تُنْصَرُوْنَ "[13]

(ان لوگوں کی طرف مت جھکنا جنھوں نے ظلم کیا (اگر تم نے ایسا کیا تو ظالم کا ساتھ دینے کی وجہ سے) پس وہ آگ تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں ہو گا پھر تمہاری مدد بھی نہیں کی جائے گی۔)

قانونی امداد:

1) قانونی مشورہ اور امداد ہر اُس رہائشی کو مہیا کی جاتی ہے جس کو اُس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اور جو دار الامان کی انچارج کو اپنا اچھا بُرا سمجھنے کے بعد اپنی رضامندی سے آگاہ کرتی ہے۔
2) رہائشیوں کو تمام ممکنہ طریقوں کے بارے میں عدالت میں ان کے مقدمے کی پیروی کے حوالے سے کسی ایک طریقہ یا راستے کے چناؤ کے ممکنہ نتائج کے بارے میں مکمل آگاہی دی جاتی ہے۔
3) قانونی مشیر، بار کونسل، عدلیہ، محکمہ قانون و انسانی حقوق، ضلعی حکومت، این۔جی۔ اوز اور سول سوسائٹی کے اراکین کے ساتھ باقاعدہ رابطے میں رہتی ہے تاکہ رہائشیوں کے لیے ان کے مقدمات کے حوالے سے مدد حاصل کی جاسکے۔
4) دار الامان کی انچارج یہ یقینی بناتی ہے کہ قانونی مشیر محکمہ سماجی بہبود کے ساتھ اپنے معاہدہ ملازمت بیان کردہ شرائط و ضوابط کو اچھی طرح سمجھے اور ان کی پابندی کرے۔
5) قانونی مشیر رہائشیوں کو عدالتوں میں زیر سماعت ان کے مقدمات کے بارے میں پیش رفت کو باقاعدگی سے آگاہ کرتا رہتا ہے۔
6) قانونی مشیر کسی رہائشی اور اس کے خاندان کے درمیان ثالث کا کردار ادا کر سکتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ رہائشی نے اسے قانونی افسر کے طور پر اس بات کی اجازت دے رکھی ہو۔
7) اگر کوئی رہائشی دار الامان سے فارغ ہو جاتی ہے مگر اس کا مقدمہ ابھی عدالت میں زیر سماعت ہو تو دار الامان کی انتظامیہ اس مقدمے سے متعلقہ تمام اصل دستاویزات اس کے حوالے کرنے کی پابند ہوتی ہے۔

وکلاء کی سہولت:

دارالامان میں خواتین کم از کم تین ماہ یا زیادہ سے زیادہ چھ ماہ رہ سکتی ہیں۔ وہ جن مسائل سے گھری ہوئی یہاں آتی ہیں ان مسائل کو دور کرنے کی پوری کوشش کی جاتی ہے تاکہ وہ جلد سے جلد اپنے گھر واپس جاسکیں اور اپنی زندگی کو نئے سرے سے بحال کرسکیں۔ اور اس لیے ان کو گورنمنٹ کی طرف سے اور دار الامان کی طرف سے وکیل مہیا کیا جاتا ہے جو بغیر کسی فیس کے بے سہارا خواتین کے کیس کی کارروائی کرتا ہے۔ یہ وکیل بغیر کسی کے کے دباؤ میں آئے ان خواتین کو انصاف مہیا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ اور ان بے بس اور مجبور خواتین کو دوبارہ اُن کا مقام دلانا اور ان کی بے سکون زندگی کو دوبارہ بحال کرنا صرف اسی صورت میں ممکن ہے جب یہ وکیل بغیر کسی رشوت اور لالچ کے ان کو انصاف دلانے پر ڈٹ جائیں۔ وکیل کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ صرف حق کا ساتھ دے اور اصل حق دار کا تحفظ کرے اور ظالم کے ظلم پر اُس کی مدد کرنا کسی بھی صورت جائز نہیں۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" وَلاَ تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ أَنْفُسَهُمْ إِنَّ اللهَ لاَ يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَثِيْمًا " [14]

(ان لوگوں کی طرف سے مباحثہ نہ کریں جو اپنے آپ سے خیانت کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ خیانت کرنے والے اور گناہ گار سے محبت نہیں فرماتا۔)

چنانچہ ایسا وکیل جو اپنے پیشے کی بنیاد دلیل اور شرعی احکام پر رکھتا ہے۔ اپنے پیشے سے مخلص ہو کر محنت کرتا ہے وہ حقدار کے حق کو تسلیم کرتا ہے اور اپنے قول، اقرار اور گواہی سے صرف سچ بولتا ہے اور غریب اور کمزور مدعیان کے ساتھ نہایت سکون اور نرمی سے پیش آتا ہے۔

دار الامان میں آنے والی خواتین کی زندگی کا دارو مدار یہاں آنے کے بعد بنیادی ضروریات کے علاوہ وکلاء کے انصاف مہیا کرنے پر ہوتا ہے کیونکہ اُن کی آنکھوں میں ایک اُمید ہوتی ہے کہ اس ادارہ میں آکر نہ صرف اُن کی بنیادی ضروریات پوری ہو جائیں گی بلکہ سب سے بڑھ کر یہ ادارہ ان کو انصاف دلائے گا اور یہاں اُن کے سب دکھوں کا مداوا کیا جائے گا۔ ان کے مجرم کو سزا تک پہنچایا جائے گا۔ ایک اچھا اور کامیاب وکیل ایک مظلوم کو اُس وقت ہی انصاف دلوانے میں کامیاب ہوتا ہے جب وہ قرآن و حدیث کے بتائے ہوئے اصول وضوابط اور شرائط پر پورا اُترتا ہے۔ قرآن وحدیث میں وکالت کرنے کی جو شرائط بیان کی گئی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

پہلی شرط:

وکیل عادل ومنصف اور صادق ہو۔ قرآن کریم نے اس شرط کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

" يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا " [15]

(اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کرو۔)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

" يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ كُوْنُواْ قَوَّامِيْنَ لِلّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلاَ يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلاَّ تَعْدِلُواْ اِعْدِلُواْ هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَاتَّقُواْ اللهَ إِنَّ اللهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ "[16]

(اے ایمان والو! اللہ کے لیے انصاف (وعدل) کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ، اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس کے خلاف ناانصافی پر نہ اُبھارے، عدل کرنا اور وہ (عدل وانصاف) اللہ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرنا بے شک وہ خبر دینے والا ہے اس کی جو کچھ تم کرتے ہو۔)

مذکورہ بالا آیات سے واضح پتہ چلتا ہے کہ ایک وکیل کو کس طرح انصاف قائم کرنا چاہیے۔ کبھی بھی ایک وکیل کو ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ وہ دوسرے وکیل کو ہرانے یا نیچا دکھانے کے لیے جھوٹی گواہیاں دے یا پیش کرے۔ اور نہ ہی گواہ یا پھر جج کسی سے دشمنی کی بنیاد پر غلط فیصلے دے اور تقویٰ اختیار کرنے کے لیے۔ اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ جھوٹا گواہ جج سے تو چھپ جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات سے نہیں جس سے کائنات کا ادنیٰ سے ادنیٰ ذرہ تک پوشیدہ نہیں اور وہ تمہیں تمہارے ہر ظلم کی خبر دے گا لہٰذا ڈرنا ہی چاہیے۔

یہاں تک کہ قرآن کریم نے ایک اور جگہ پر یہ بھی فرمادیا کہ اگرچہ کیس تمہارے اپنے ہی خلاف کیوں نہ جارہا ہو تب بھی عدل وانصاف پر مبنی فیصلہ صادر کرنا چاہیے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ كُوْنُواْ قَوَّامِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلّهِ وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالأَقْرَبِيْنَ "[17]

(اے ایمان والو! اللہ کے لیے انصاف پر مبنی گواہی دینے والا بن جاؤ اگرچہ وہ گواہی تمہارے اپنے ہی خلاف کیوں نہ ہو یا آپ کے والدین یا پھر رشتہ دار ہی ہو۔)

دوسری شرط:

مکمل تحقیق کرنا۔

قرآن پاک نے وکلاء کو جو دوسرا اصول دیا ہے وہ اچھی طرح تحقیق کرنا اور خوب جانچ پڑتال کر کے کیس کی حقیقت اور تہہ تک پہنچنا ہے تاکہ بعد میں ایسا نہ ہو کہ حقیقت کچھ اور نکلے اور پھر ندامت وشرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔

اس لیے سورۃ الحجرات میں بیان ہوا ہے:

" يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوْا أَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِيْنَ "[18]

(اے ایمان والو! جب تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر آئے تو پس تم خوب اس کی تحقیق کرنا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم لاعلمی میں کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پچھتاؤ۔)

لہٰذا بعض اوقات وکیل صرف اپنے پیسوں کی بنیاد پر کس کو جتانے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ حق پر کون ہے؟ اس آیت میں فاسق کا جو یہ ذکر ہے اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ غیر فاسق کی تحقیق ہی نہ کی جائے بلکہ ہر شخص کی خوب تحقیق کرنی چاہیے تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو جائے۔

تیسری شرط:

وکیل کو حلال وحرام کا علم ہو۔

ایک وکیل کو حلال اور حرام کا علم ہونا چاہیے تا کہ وہ حلال کو حرام اور حرام کو حلال ثابت نہ کرلے جیسے کہ آج کے دور میں اکثر ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا گیا:

" وَلاَ تَقُوْلُواْ لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَذَا حَلاَلٌ وَهَذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُواْ عَلَى اللهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللهِ الْكَذِبَ "[19]

(اور تم نہ کہو کسی شے کو اپنی زبانوں سے (بغیر دلیل شرعی کے) یہ حلال ہے، اور یہ حرام (یہ کہہ کر) تم اللہ پر جھوٹ باندھتے ہو۔)

ہمارے ہاں وکالت میں باطل کو حق اور حق کو باطل ثابت کیا جاتا ہے جھوٹے دلائل سے جو کہ یہود کا فعل ہے۔

چوتھی شرط:

ظالم کا ساتھ نہ دینا۔

امیر اور ظالم کی دولت اور پیسے کے پیچھے ہر وکیل اور جج یہ کوشش کرتا ہے کہ اس کو ضمانت مل جائے اور فیصلہ ظالم کے حق میں صادر ہو جائے۔ اس لیے وکیل سارے گواہ اور دلائل جھوٹے ہی جمع کرتا پھرتا ہے۔ اس لیے قرآن کریم میں فرمایا:

" وَلاَ تَرْكَنُواْ إِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُواْ فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُم مِّنْ دُوْنِ اللهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ثُمَّ لاَ تُنصَرُوْنَ "[20]

(ان لوگوں کی طرف مت جھکنا جنھوں نے ظلم کیا (اگر تم نے ایسا کیا تو ظالم کا ساتھ دینے کی وجہ سے) پس وہ آگ تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں ہو گا پھر تمہاری مدد بھی نہیں کی جائے گی۔)

اس لیے وکلاء اور جج کو اپنی دنیا و آخرت کی فکر بھی کرنی چاہیے کیونکہ یہ آگ دنیا میں بھی کسی بھی صورت میں اپنی لپیٹ میں لے سکتی ہے اور زمانہ اس پر گواہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

" من خاصم في باطل وهو يعلمه له يزل في يسخط الله حتى ينزع عنه "[21]

(جس نے بھی اس باطل کو جس کو وہ جانتا ہے (ثابت کرنے کے لیے وکالت کی وہ ہمیشہ اللہ کے غضب میں رہے گا یہاں تک کہ وہ اس (وکالت) سے دستبردار ہو جائے۔)

لہٰذا وکیل کو وکالت اس لیے نہیں کرنی چاہیے کہ وہ جھوٹ کو سچ ثابت کرنے میں لگا رہے جیسے کہ دورِ حرص میں ہو رہا ہے۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں نظام کی بہتری کے لیے تجاویز

1) دارالامان میں موجود بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے حکومت کو چاہیے کہ ایک الگ سے ٹیچر اور قاریہ کا انتظام کریں تا کہ بچوں کی تعلیم کا حرج نہ ہو۔ اور وہ باقاعدگی سے باقی بچوں کی طرح مناسب اور نصابی کورس کے ذریعے تعلیم کو جاری رکھ سکیں۔ ادارے میں مزید کمرے بنائے جائیں جس میں بچے آسانی سے اور آرام دہ ماحول میں الگ بیٹھ کر اپنی کلاسیں لیں اور قرآن کی تعلیم حاصل کر سکیں۔

2) خواتین کی تعلیم وتربیت کے لیے بھی دارالامان میں ایک ٹیچر یا معلمہ کا انتظام کیا جائے جو ان کے مشکل وقت میں اُن کو امید کی کرن دکھائے اور گزرے ہوئے وقت پر صبر اور آزمائش کا سبق دے اور جو خواتین ناخواندہ ہیں اُن کو علم اور پڑھنا لکھنا سکھائے۔

3) فنی تعلیم وتربیت کے لیے بھی دارالامان کے اندر ہی ووکیشنل سنٹر کی تمام سہولیات مہیا کی جائیں تا کہ خواتین کو کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہ ہو اور اکثر خواتین باہر نکل کر دوسرے ادارے میں آنے جانے کی دشواری کی وجہ سے سیکھنا نہیں چاہتیں۔ اس لیے ادارے کے اندر ہی تمام ووکیشنل ٹریننگز سلائی، آرٹس، دستکاری، کھانے پکانے، بیوٹیشن کی تربیت اور خواندگی کورسز سے آگاہ کرنا چاہیے تا کہ وہ معاشی طور پر آزاد ہو سکیں۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ ادارے میں ان کورسز سے متعلق تمام اشیاء مہیا کر کے دیں۔

4) لاہور میں خواتین کے لیے کوئی دوسرا رفاہی ادارہ نہ ہونے کے باعث دارالامان میں خواتین کی تعداد بہت زیادہ ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے خواتین عدم سہولیات کا شکار ہوتی ہیں اور کمروں اور بستر کی تعداد بھی کم پڑ جاتی ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ اس ادارے کی توسیع کے لیے کام کرے۔ یہاں مزید کمرے تعمیر کروائے جائیں اور خواتین کے رہنے کے لیے جو بھی سہولیات درکار ہیں ان کو دوگنا کیا جائے تا کہ تعداد بڑھنے کی صورت میں خواتین کو مشکلات سے دوچار نہ ہونا پڑے۔

5) دارالامان میں رہائش رکھنے کی مدت مقرر کرنا کسی حد تک تو درست ہے لیکن وہ خواتین جو بالکل بے سہارا ہوں یا پھر چھ ماہ کی مدت میں بھی اپنے قدموں پر کھڑا نہ ہو سکیں اور نہ ہی کوئی اور بندوبست کرنے کے قابل ہوں اُن کے لیے یہاں مزید ٹھہرنے کا وقت دیا جائے جب تک کہ وہ اپنا کوئی بہتر بندوبست نہ کر لیں یا پھر اس قابل ہو جائیں کہ معاشی حوالے سے اُن کو کوئی سہارا مل جائے۔ یہی نہیں بلکہ ایسی خواتین کو دارالامان میں اس حد تک قابل بنایا جائے کہ وہ خود پر انحصار کر سکیں۔

6) دارالامان میں پناہ حاصل کرنے کے لیے خواتین کو داخلے کے معیار پر پورا اترنا ضروری ہوتا ہے ورنہ اسے دارالامان میں پناہ نہیں دی جاتی ہے اور اس طرح پناہ مانگنے والی خواتین کو پولیس اور عدالت جیسے مشکل مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ اگر وکیل اچھا کام کر کے یہ ثابت کر دے کہ وہ اس کی حقدار ہے تو عورت پناہ لینے میں کامیاب ہوتی ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ پناہ حاصل کرنے کے لیے آنے والی مجبور اور بے بس خواتین کو مزید دھکوں سے بچانے کے لیے فوری مدد کے اقدامات کیے جائیں تا کہ ایک پرامن جگہ پر امان حاصل کرنے کے لیے بھی اُن کو ذلیل وخوار نہ ہونا پڑے اور نہ ہی حالات کے تھپیڑے سہنے پڑیں کیونکہ اکثر خواتین خواندہ اور ہوشیار نہیں ہوتی ہیں جو دارالامان میں پناہ لینے کے لیے اجازت طلب کرنے میں کامیابی حاصل کر سکیں۔

7) دارالامان میں موجود وارڈن کی بھی نگرانی ہونی چاہیے اسے بھی دوسروں کے ساتھ بہتر رویہ رکھنے اور اپنا عہدہ سنبھالنے کی تربیت دی جائے کہ وہ یہاں پر آنے والی خواتین کے ساتھ محبت اور خلوص کے ساتھ پیش آئے۔ انچارج کو چاہیے کہ وہ وارڈن پر سختی کرے اور اُسے یہ باور کروائے کہ یہ ایک حکومتی ادارہ ہے اور یہاں پر موجود خواتین اور خود وارڈن سب کی ذمہ داری حکومت کے سر ہے جو ان سب کے اخراجات اٹھاتی ہے۔ اس لیے خواتین کے ساتھ نازیبا سلوک کرنا

اور ان پر رعب جھاڑنے کا حق کسی کو بھی حاصل نہیں ہے۔ کیونکہ پناہ لینے والی خواتین کسی سکول کالج کی بچیاں نہیں ہوتیں جن پر دھاک بٹھائی جائے بلکہ وہ تو ستم ظریف اور زمانے کی ٹھوکریں کھا کر حالات و واقعات کو اچھی طرح سمجھنے والی ہوتی ہیں۔ اور ان کے ساتھ اگر اچھے بول نہیں بولے جاسکتے تو ان کو محتاجی کا احساس دلانے کی بھی ضرورت نہیں ہونی چاہیے اور یہ سب کنٹرول انچارج کے ہاتھ میں ہونا چاہیے اور اسے اپنی ڈیوٹی کے دوران وارڈن کا خواتین کے ساتھ رویہ نوٹ کرتے رہنا چاہیے تا کہ اسے تنبیہ کی جاسکے۔

8) حکومت کو چاہیے کہ وہ ادارے کے لیے ایسی انچارج کا انتخاب کرے جو کہ نہایت سمجھ دار اور تجربہ کار ہو نا کہ محض اچھی ڈگری کی بنیاد پر اس کے ہاتھ میں انچارج کا عہدہ تھادیا جائے۔ کیونکہ دارالامان کی ذمہ داریاں اور یہاں پناہ لینے والی خواتین اور سٹاف ممبر تک سب کی ذمہ داری انچارج پر ہوتی ہے۔ انچارج میں خواتین کو سمجھنے اور اُن کے مسائل کو سمجھنے کے ساتھ حل کی تجاویز کی تمام تر خوبیاں موجود ہونی چاہئیں۔ یہ نہیں دیکھا جانا چاہیے کہ وہ اس ادارے میں مزید کیا کیا تبدیلیاں لاسکتی ہے بلکہ یہ دیکھا جانا ضروری ہے کہ خواتین اس امن کی جگہ میں کس قدر امان میں ہیں اور ان کے دکھوں کا مداوا صرف پولیس، عدالتوں اور کیسز کی حد تک ہے یا پھر انسانیت کی حد تک بھی ہو رہا ہے۔

9) اس کے علاوہ سائیکالوجسٹ کا تجربہ کار ہونا نہایت ہی اہم ہے کیونکہ سائیکالوجسٹ صرف ذہنی بیمار لوگوں کا علاج نہیں کرتے بلکہ لوگوں کی نفسیات کو بھی سمجھتے ہیں۔ ان کے مسائل کے حل میں ان کی مدد کرتے ہیں اور انہیں مفید مشورے بھی دیتے ہیں۔ اس لیے صرف تجربہ کار اور عمر رسیدہ سائیکالوجسٹ کا دارالامان میں ہونا نہایت اہمیت کا حامل ہے۔

---

[1] https://www.rekhtadictionary.com

[2] https://www.rekhtadictionary.com

[3] https://www.collinsdictionary.com

[4] https://www.rekhtadictionary.com

[5] Sūrat al-ʿAlaq, 96:1–5.

[6] Al-Bukhārī, Muḥammad bin Ismāʿīl, Abū ʿAbd Allāh, al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ al-Bukhārī, Kitāb al-Jihād, Bāb Faḍl man Aslama (Riyadh: Dār al-Salām, 2005 AD), ḥadīth no. 2849 .

[7] al-Qazwīnī, Muḥammad bin Yazīd, Abū ʿAbd Allāh, Ibn Mājah, Sunan Ibn Mājah, Kitāb al-Sunnah, Bāb Faḍl al-ʿUlamāʾ wa-l-Ḥathth ʿalā Ṭalab al-ʿIlm (Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, n.d.), ḥadīth no. 224.

[8] Sūrat al-Naḥl, 16:18.

[9] al-Tirmidhī, Abū ʿĪsā Muḥammad bin ʿĪsā, Jāmiʿ al-Tirmidhī, Kitāb Az-Hād ʿan Rasūl Allāh ﷺ, Bāb Mā Jāʾa fī anna al-Ṣiḥḥah wa-l-Farāgh Niʿmatān Maghbūn

fīhimā Kathīr min al-Nās (Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1988 AD), ḥadīth no. 2304 .

[10] https://www.1800respect.org.au/languages/urdu

[11] Sūrat al-Nisāʾ, 4:34.

[12] Sūrat al-Nisāʾ, 4:58.

[13] Sūrat al-Hūd, 11:113.

[14] Sūrat al-Nisāʾ, 4:107.

[15] Sūrat al-Aḥzāb, 33:70.

[16] Sūrat al-Māʾidah, 5:8.

[17] Sūrat al-Nisāʾ, 4:135.

[18] Sūrat al-Ḥujurāt, 49:6.

[19] Sūrat al-Naḥl, 16:116.

[20] Sūrat al-Hūd, 11:113.

[21] al-Sijistānī, Sulaymān bin Ashʿath bin Isḥāq, Abū Dāwūd, Sunan Abī Dāwūd, Kitāb al-Aqfiyah, Bāb fī man yuʿīn ʿalā Khuṣūmah min Ghayr an Yaʿlam Amrahā (Riyadh: Dār al-Salām li-l-Nashr wa-l-Tawzīʿ, 1420 AH), ḥadīth no. 3597.